ترکِ آرزو

عاصمہ عزیز

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com
Downloaded From Paksociety.com

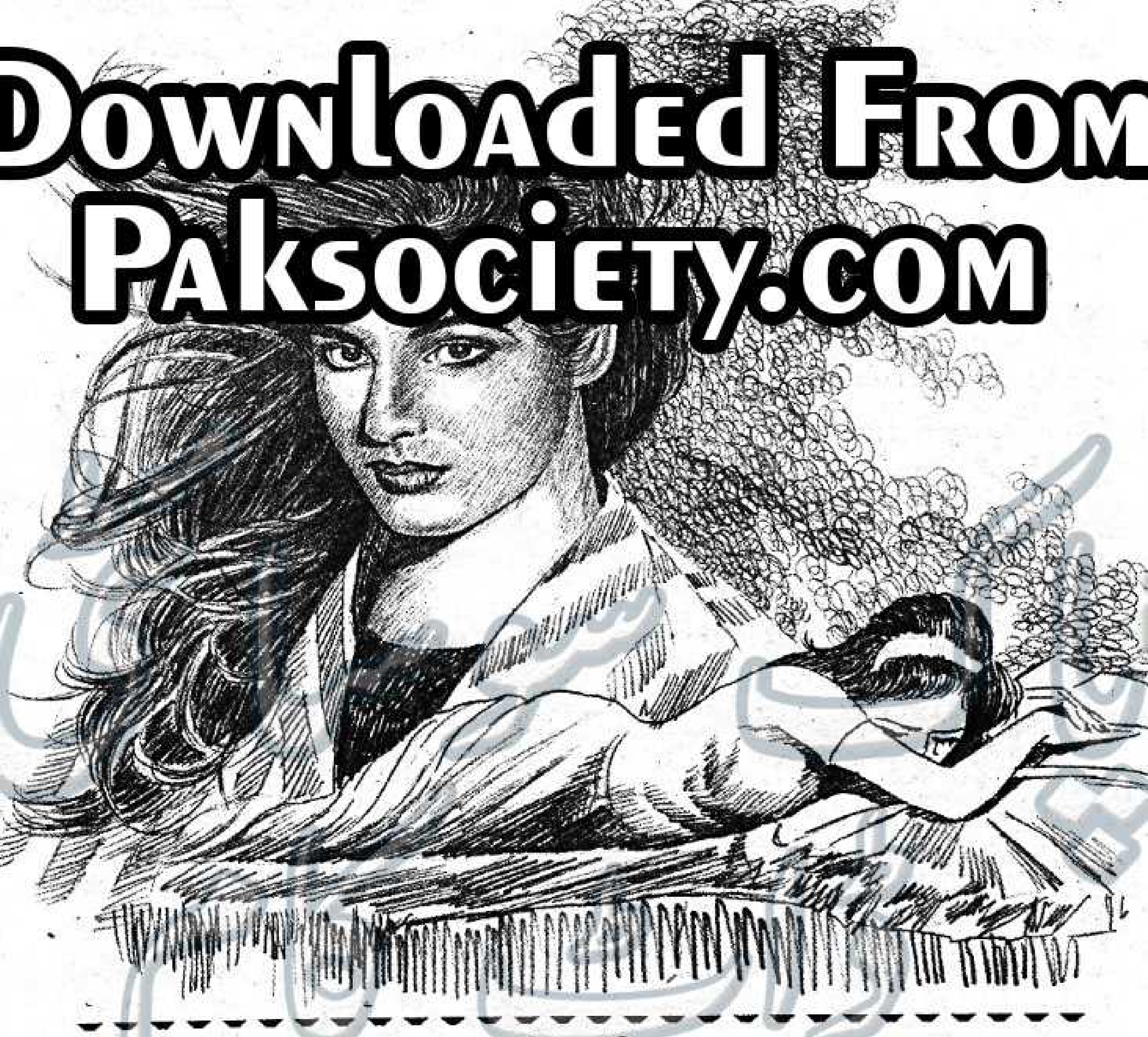

ترکِ آرزو

عاصمہ عزیز

"وانیہ! میرے خلاف میرے ہی گھر میں بہت بڑی تحریک چل رہی ہے۔" وہ بالوں کے جوڑے میں پینٹ برش پھنسائے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ کمرے میں ٹہلتے ہوئے فون پر بات کر رہی تھی۔ بالوں کی کچھ شریر لٹیں جوڑے سے نکل کر چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔

"کون سی تحریک......؟ تحریکِ خلافت یا......"

"وانی......!" اس نے وانیہ کی بات کاٹتے ہوئے دانت کچکچائے۔ "بھیا نے مجھے پڑھانے کے لیے اپنے کسی دوست کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ تم بتاؤ میں کیسے جان چھڑاؤں اس مصیبت سے؟" اس نے اپنے لہجے میں تمام تر مظلومیت سموتے ہوئے کہا۔

"اوہ......تو اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے......نہیں بلکہ اب آئی انوشے کتابوں کے نیچے......" وانیہ نے اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ہی جملے کی تصحیح کرتے ہوئے شریر لہجے میں کہا۔
''شٹ اپ......'' انوشے نے غصے سے اسے ٹوکا۔
''او کے کول ڈاؤن سوچتے ہیں کچھ......'' پھر کچھ دیر وانیہ سے بات کرنے کے بعد وہ خود کو پُرسکون کرنے کے لیے گہری سانس لے کر اٹھی اور اپنے بالوں میں اڑسے پینٹ برش کو نکال کر پینٹنگ کی طرف متوجہ ہوگئی۔

☆☆☆

شام کے پانچ بج رہے تھے، وہ اپنے لمبے سیاہ بالوں کو ایک طرف کر کے انگڑائی لے کر اٹھی وضو کر کے ابھی عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ اس نے مما کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اسے جائے نماز تہہ کرتے دیکھ کر وہ مسکرادی تھیں۔
''نیند پوری ہوگئی؟'' مما نے پوچھا۔
''جی مما......'' اس نے اپنی نیند سے سرخ پڑتی آنکھوں کو ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے کہا۔ وہ سونے کی شیدائی تھی، دوپہر کو کالج سے آنے کے بعد دو گھنٹے سونے کے باوجود مزید دو تین گھنٹے سونے کی صلاحیت رکھتی تھی۔
''چلو بیٹا شاباش، اپنی بکس لے کر ڈرائنگ روم میں آجاؤ۔ تمہارے نئے ٹیچر آنے ہی والے ہوں گے۔''
''کون سے ٹیچر......؟'' ٹیچر لفظ سنتے ہی اس نے برا سا منہ بنایا۔ گو کہ اسے پتا تھا کہ عاکف بھائی کے دوست اسے ٹیوشن پڑھانے والے ہیں لیکن اندازہ نہیں تھا کہ یہ مصیبت آج ہی وارد ہونے والی ہے۔ ''مجھے کوئی ٹیوشن وویشن نہیں پڑھنی۔'' وہ منمنائی تھی۔
''خبردار کوئی بہانہ نہیں چلے گا......شرافت کے ساتھ باہر آؤ۔'' مما نے اسے گھورتے ہوئے درشت لہجے میں کہا۔
''لو شرافت انکل کے ساتھ کیوں، عاکف بھائی کے دوست ہٹلر ہیں کیا؟'' اس نے اُن کی بات کو مذاق میں اڑایا اور پھر ان کے جانے کے بعد پڑھنے کا ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے دروازہ لاک کر کے بیڈ پر آکے لیٹ گئی۔ سامنے ایزل پر اپنی کل ہی مکمل کی ہوئی پینٹنگ کو دیکھ کر ستائشی انداز میں مسکرائی۔ نیلے آسمان پر روئی کے گالوں کی طرح چھائے بادل، تنتنے کے ساتھ کھڑے پہاڑ جن کی چوٹیاں آسمانوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور ان پہاڑوں سے بہتے جھرنے آنکھوں کو خیرہ کردینے والا منظر پیش کررہے تھے۔ بلاشبہ یہ پینٹنگ کسی ماہر مصور کا شاہکار لگ رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں خود کو داد دیتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆

اس سے پہلے اسے پڑھائی سے اس قدر بیزاریت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ وہ اپنے اسکول کی نہایت ہونہار طالبہ تھی۔ اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے میٹرک میں بھی اس نے 88 فیصد نمبر حاصل کیے تھے۔ اپنی اس کامیابی پر گھر والوں سمیت وہ بھی بہت خوش تھی لیکن اس کی ساری خوشی اس وقت بھک سے اڑ گئی جب مما نے انٹرمیڈیٹ میں اسے زبردستی فائن آرٹس کے بجائے پری میڈیکل رکھوا دیا۔ انوشے نے لاکھ غصے اور جھنجلاہٹ کا اظہار کیا اور احتجاج کے طور پر سب کو دکھانے کے لیے بھوک ہڑتال بھی کی جس کا کسی پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔ انوشے کو فائن آرٹس کا راگ الاپتے دیکھ کر مما نے خاندان کے سارے اگلے پچھلے بچوں کی ذہانت و فطانت کی مثالیں دے کر اسے کھری کھری سنائیں تو اس کا دل پڑھائی سے مزید اچاٹ ہوگیا۔ فرسٹ ائیر کے اختتام تک اس کے نہ پڑھنے والے ارادوں کو دیکھتے ہوئے اس کے لیے گھر میں ہی کئی ٹیچر لگوائے گئے جنہیں وہ ضد میں آکر اتنا زچ کرتی کہ وہ ایک ہفتے میں ہی اپنی برداشت کو آزما کر بھاگ جاتے۔

☆☆☆

رات آٹھ بجے وہ اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھی اسے پتا تھا کہ عاکف بھائی کے دوست انتظار کر کے جاچکے ہوں گے۔ مما اور بھائی نے اس کو جگانے کے لیے لاکھ دروازہ بجایا لیکن جاگتے رہنے کے باوجود اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی تھی اور اب خطرے کے ٹلتے ہی وہ ڈائننگ روم میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ مما نے اس کو سکون سے بیٹھتے دیکھ کے پھانسی نگاہوں سے گھورا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

www.paksociety.com

"یہ کیا بدتمیزی تھی...... وہ بچہ بیچارہ انتظار کر کر کے چلا گیا۔" مما کے بچہ بیچارہ کہنے پہ اس نے دانت پیسے اور پھر اس نے مما کی انتہائی سخت سست باتیں خاموشی سے سر جھکا کے سنی تھیں۔

"وانیہ کو دیکھو تم سے دو سال ہی بڑی ہے لیکن اس کے باوجود میڈیکل کی ٹف پڑھائی کے ساتھ، ساتھ گھریلو کاموں میں بھی طاق ہے اور اِدھر یہ ماہ رانی صاحبہ ہیں۔"

ہمیشہ کی طرح مما کا اس کو اس کی کزن وانیہ کے ساتھ کمپیئر کرنا کسی چابک کی طرح لگا تھا۔ اس نے اپنے سامنے پڑی پلیٹ غصے سے پٹخی اور جھٹکے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں بند ہو کر رونے دھونے کا شغل جاری کر دیا۔

ذہن کی رَو منفی خیالات کی طرف بھٹک رہی تھی۔

"مما مجھ سے نہیں وانیہ سے محبت کرتی ہیں۔ اسی لیے وہ...... وہ مجھے کسی قابل ہی نہیں سمجھتیں۔ آئی ہیٹ وانیہ!" اس نے قنوطیت سے سوچتے ہوئے بیڈ پر پڑے موبائل کو دیوار پر دے مارا۔ یہ سچ ہے کہ کسی انسان کا دوسرے انسان سے موازنہ کرنا اس کی اپنی ذات کو...... بےقعت کر دیتا ہے۔ اللہ نے ہر انسان کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ انسان ہونے کا مطلب ہی خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہے۔ کوئی بھی انسان کاملیت کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

☆☆☆

اونچے فانوس، بھاری قان کلر کے پردوں اور ان کے ہم رنگ صوفوں اور درمیان میں پڑے کرسٹل ٹیبل سے سجے ڈرائنگ روم میں وہ اس وقت منہ پھلائے بھیا کے دوست سر ارسلان کے سامنے بیٹھی تھی۔ وہ اس کے غصے کی وجہ سے غبارے کی طرح پھولے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیے۔

"دو دن ہم فزکس اور کیمسٹری کو ٹائم دیں گے۔" سر نے کتاب کے صفحے الٹتے ہوئے کہا۔ وہ سر کی باتوں کو غیر دلچسپی سے سنتے ہوئے وانیہ کے چائے لانے کا انتظار کر رہی تھی...... اسی وقت......؛ دروازے پر دستک ہوئی تو وہ اٹھی اور نوکر کے ہاتھ سے ٹرے لے کے ٹیبل پر رکھ دی۔ سر ارسلان کی نظر کرسٹل پلیٹ میں سموسوں پر پڑی تو اُن کی بھوک چمک اٹھی۔ انوشے نے سر کو بری نظروں سے سموسوں کو دیکھتے پایا تو اس نے غصے اور ضد سے تلملاتے ہوئے پلیٹ کو اٹھا کر دوبارہ ایسے رکھا کہ وہ چھناکے کی آواز کے ساتھ کرچی، کرچی ہو گئی اور تمام سموسے بھی زمین بوس ہو گئے۔ سر ارسلان نے ایک دکھ بھری نظر زمین بوس ہوئے سموسوں پر ڈال کر انوشے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے ٹوکا۔

"بی سیریس...... پڑھائی پر توجہ دیں...... نیوٹن نے موشن کے تین قانون دیے تھے اس نے کہا تھا کہ......"

کچھ دیر سر کا لیکچر خاموشی سے سننے کے بعد اس کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تھی

"سر جہنم میں بھیجیں نیوٹن کو جس نے کئی معصوموں کی زندگی عذاب بنا دی...... آپ یہ چائے لیں ناں سر......" اس نے ایسے کہا جیسے چائے پینا دنیا کا ضروری ترین کام ہو۔ سر ارسلان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا لیکچر جاری رکھا اور پھر کچھ دیر بعد انہوں نے گرم پانی میں پتی اور نمک ملے اس چائے نما مشروب کا گھونٹ بھرا تو حلق تک کڑوا ہو گیا۔ انہوں نے انوشے کی شرارت سمجھتے ہوئے بہ مشکل اپنا غصہ دبایا۔

اور پھر انوشے کے ہاتھوں خوب زچ ہونے کے بعد اگلے دن وہ پھر اس کے ڈرائنگ روم میں حاضر تھے۔ انھوں نے آتے ہی کل کا لیکچر سننے کی غرض سے سوال کیا جس کا انوشے نے اُن کی توقع کے مطابق جواب دیا تھا۔

"نیوٹن کا تھرڈ لا سنائیں......؟"

"سر نیوٹن نے کہا تھا اگر کوئی آپ کو تھپڑ لگائے تو آپ رکھ کے اسے بھی لگائیں۔" انوشے نے نہایت معصومیت سے جواب دیا۔ اور سر ارسلان نے اسے جواباً زبردست گھوری سے نوازا تھا۔ "سر میں نے کیا، کیا ہے...... نیوٹن تھا ہی منتقم مزاج۔" وہ سر کے گھورنے پہ منمنائی تھی۔

"بہت خوب تو آپ نے گویا نیوٹن صاحب کے مزاج میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔" سر ارسلان نے...... مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆☆☆

سیکنڈ ائیر کے امتحانات میں صرف ایک ماہ باقی تھا اور انوشے کے پچھلے دو ہفتوں سے نہ پڑھنے والے ارادوں کو بھانپتے ہوئے سرارسلان نے اسے سنجیدگی سے سمجھانے کا ارادہ کیا تھا۔

''انوشے آپ کے ساتھ پرابلم کیا ہے؟ آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کتنا وقت ضائع کر چکی ہیں اپنا۔ وقت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرنا کفرانِ نعمت کہلاتا ہے۔'' وہ اسے نرم اور دھیمے لہجے میں سمجھا رہے تھے۔ انوشے اپنے رجسٹر پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچتے ہوئے ان کی باتیں بغور سن رہی تھی۔

''ماں باپ کی اولاد سے بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ ان پہ بہت مان ہوتا ہے انہیں۔ کیا آپ اپنی مما کے مان کو توڑنا چاہیں گی؟'' وہ اسے خاموش دیکھ کر پھر گویا ہوئے۔

''ماں باپ کو گلہ ہوتا ہے کہ اولاد اُن کی بات نہیں سمجھتی جبکہ اولاد کو بھی ان سے یہی شکایت ہوتی ہے۔ میں نے مما اور بھیا سے بہت کہا کہ مجھے میڈیکل سے نفرت ہے۔ مجھے فائن آرٹس میں انٹرسٹ تھا لیکن سب نے اپنی مرضی مسلط کر دی۔ کسی کو میری خواہشات کی پروا ہوتی تب ناں!'' سیاہ آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے تھے اور صبیح چہرے پر بچی چھوٹی سی ناک رگڑنے سے سرخ ہو چکی تھی۔

''سرارسلان سمیت سب اسے کسی کٹھ پتلی کی طرح اپنے من پسند راستوں پر چلانا چاہتے ہیں۔ کسی کو بھی اس کی خواہشات کی پروا نہیں ہے۔'' وہ سوں سوں کرتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

انسان بھی کتنا ناسمجھ واقع ہوا ہے لمحوں میں اپنے خوب صورت رشتوں سے بدگمان ہو کر ان کے خلوص اور محبت پر شک کی مہر لگا دیتا ہے۔

''اوں ہوں ......رونا نہیں۔'' انہوں نے اس کی بات سمجھتے ہوئے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔''چلیں آپ ایگزیمز میں اے گریڈ لے کر دکھائیں۔ آپ کے این سی اے میں ایڈمیشن کے لیے میں آنٹی سے خود بات کروں گا لیکن اے گریڈ آنا شرط ہے۔'' انہوں نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔ نہ جانے پھر ان کے سمجھانے کا اثر تھا یا اُن کی رکھی جانے والی شرط کا کہ اس نے پورا ماہ خوب دل لگا کر محنت کی تھی۔ اب اس کے امتحانات شروع ہو چکے تھے۔

☆☆☆

''بیٹا! آپ نے تو کمال کر دیا......'' مما نے مسکراتے ہوئے سرارسلان سے کہا۔ آج صبح ہی انوشے کا انٹر کا رزلٹ نکلا تھا۔ اس نے مما کی توقعات کے برعکس تمام سبجیکٹس میں اے گریڈ لیا تھا اور اس وقت مما، عاکف بھائی اور سرارسلان، انوشے کے شاندار نمبروں سے پاس ہونے کی خوشی میں لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ لاؤنج سے ملحقہ کچن میں وہ اپنی کامیابی پر مسرور سی سب کے لیے چائے بنانے میں مصروف تھی۔

ارسلان نے مما کی بات پر مسکراتے ہوئے فخریہ انداز میں فرضی کالر جھاڑا تھا۔

''زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے...... یہ سب میری بہن کی ذہانت کا نتیجہ ہے۔'' عاکف نے اسے اتراتے دیکھ کر جل کر کہا اور ارسلان اس کے انداز پہ ہنس دیا تھا۔

''اب میری بچی بھی انشاء اللہ قابل ڈاکٹر بنے گی۔'' مما نے مسکراتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

''انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا لیکن آنٹی ڈاکٹر بننا اتنا اہم نہیں جتنا کہ ایک اچھا اور نیک انسان بننا۔ ہم اکثر اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اور جمع پونجی ایک کامیاب ڈاکٹر، انجینئر یا دنیا کا کوئی قابل انسان بننے میں صرف کر دیتے ہیں لیکن ایک صالح اور نیک انسان بننے کے لیے ہماری کوششیں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔''

''آپ کی بات درست ہے۔ صالح انسان بننے میں چند دن یا مہینے نہیں درکار ہوتے۔ اس کے لیے ہمیں ساری زندگی کوشش کرتے رہنا پڑتی ہے۔ انسان تو خطا کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پتا ہے لمحے بھر کو وہ اپنی ذات سے مطمئن ہوا اور خطا کر بیٹھا جبکہ دنیا کا کامیاب انسان بننے کے لیے بھی دنیا کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ کائنات میں بکھرے رنگوں پر غور وفکر کرنے کا تو اللہ نے بھی ہمیں حکم دیا ہے۔'' ارسلان نے ان کی بات پہ تائیدی انداز میں سر ہلایا اور سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھا کے چائے کے سپ لینے لگے۔ جو انوشے کچھ دیر پہلے میز پر سجا کے جا چکی تھی۔

''میرے خیال سے اس بات کا فیصلہ انوشے کو کرنا چاہیے کہ وہ آگے کیا پڑھنا چاہتی ہے۔'' عاکف بھائی نے کہا۔ انوشے کا گزشتہ رویہ انہیں باور کروا چکا تھا کہ پڑھائی میں زبردستی بچے کی شخصیت پر کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

''انوشے ابھی بچی ہے اسے کیا پتا کہ اس کے لیے کیا اچھا ہے اور برا......'' مما نے ناگواری سے کہا۔

''آنٹی ...... کچھ والدین اپنی ناآسودہ خواہشات اور توقعات کو اپنے بچوں سے اس قدر وابستہ کر لیتے ہیں کہ بچے بھی تناؤ کی کیفیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ والدین بچوں کی صلاحیت اور انٹرسٹ جانے بغیر انہیں ایک ہدف دے دیتے ہیں اور اگر بچہ ان کی خواہشات پر پورا نہ اتر سکے تو بعض اوقات ان پر بے جا سختی اور تنقید کی جاتی ہے جس سے وہ ذہنی دباؤ اور پڑھائی سے بیزاری کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔'' ارسلان نے عاکف کی بات پہ مما کی ناگواری دیکھ کر کہا۔

''تو بیٹا ماں، باپ اپنے بچوں سے توقعات وابستہ نہیں کریں گے تو کیا غیروں سے کریں گے۔''

''وہ تو ٹھیک ہے آنٹی، والدین کا بچوں پر حق ہوتا ہے لیکن بعض اوقات حد سے زیادہ سختی بچے کی شخصیت کو بھی مسخ کر دیتی ہے اور وہ ضد میں آ کے اپنا ہی نقصان کر جاتے ہیں۔ والدین کو بچوں کی رائے بھی سننی چاہیے۔ ان کی تعلیم کے بارے میں جنونی ہونے اور مقابلے کی فضا قائم کرنے کے بجائے اگر ان سے دوستانہ رویہ اختیار کیا جائے تو بچے ذہنی سکون کے ساتھ آؤٹ اسٹینڈنگ پرفارمنس نہیں بھی دیتے تو بھی زندگی میں بہت سی کامیابیاں ضرور حاصل کر لیں گے۔'' ارسلان نے احترام بھرے لہجے کے ساتھ مما کو کہا۔

''آپ کا خیال ہے کہ انوشے کو اس کی خواہش کے مطابق فائن آرٹس پڑھنے کی اجازت دے دینی چاہیے؟'' مما نے گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کہا اور عاکف بھائی جو خاموشی سے اُن کی باتیں سن رہے تھے انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جی مما، ہمارا یہی خیال ہے۔''

''ٹھیک ہے بچے، مجھے تو اس کی خوشی عزیز ہے۔''

اور کچن میں بیٹھی انوشے جو لاؤنج میں ہونے والی گفتگو سن رہی تھی مما کی بات پہ اس کی کانچ سی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ماں باپ بھی کتنی آسانی سے اولاد کی خوشی کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اولاد کے لیے اپنی خوشی اور خواہش کو ترک کرنے کا ظرف صرف والدین میں ہی ہوتا ہے جبکہ اولاد یہ کام اتنی آسانی سے نہیں کر سکتی۔ وہ بھی تو مما کی چھوٹی سی خواہش کے آگے سر نہیں جھکا سکی تھی اور ان کے زبردستی کرنے پہ اس نے ضد میں آ کر دو سال سے انہیں زچ کرنے کا کوئی بھی موقع نہیں چھوڑا تھا اور ایک مما تھیں کہ اس کی خوشی کے لیے انہوں نے اپنی شدید خواہش کو بھی ترک کر دیا تھا۔

وہ انگلیوں کی پوروں سے آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے سوچے جا رہی تھی۔ دو سال سے خود پہ چڑھایا ہوا غصے اور ضد کا غلاف مما کے مان جانے سے اتر چکا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی فائن آرٹس پڑھنے کی خواہش کو ترک کر کے مما کی خواہش کا احترام کرے گی، آخر اتنی محنت کر کے اے گریڈ تو حاصل کر لیا ناں سو آئندہ بھی محنت کر لے گی اور یہ سوچ کے ہی اس کے اندر سکون سرائیت کرتا جا رہا تھا۔ اپنی خواہش کے پورا ہونے سے انسان کو خوشی ضرور ملتی ہے لیکن اپنی خواہش کو ترک کر کے ماں، باپ کی خوشی کا احترام اسے زندگی میں سکون فراہم کرتا ہے اور زندگی میں اس سکون سے بڑھ کر بھی کیا کوئی نعمت ہو سکتی ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY